گذرا ہو جب اولاد محمدؐ پہ یہ طوفان
ماتم ہین جنھون کے ملک و جن و پری ہے

مرثیہ حضرت امام

کہتے ہین رو رو کے زین العابدین
مرتدون نے کر سند دین کی تہین
ہو کدھر دادا امیر المومنین
کھو دیا مہر نبوت کا نگین

پوچھیے وہ مجھ دل ناشاد سے
کر دیے حک کار دِ بیداد سے
جو ہوا ہے آج ہر جلاد سے
سب حروف دفتر شرع مبین

انما کی آیہ جن کی شان مین
اُنکو یہ لوٹا ہے اس میدان مین
حق تعالےٰ نے کہی قرآن مین
چادر اُنھین ایکسے کے بر سر نہین

کر گئے گل شمع دین وہ روسیاہ
تار اُنکا گھر ہے سب جنکے مہر و ماہ
پھرتے ہین اہم وہ بدہ ہو کر تباہ
آگے دروازے پہ گھستے تھے جبین

وارثون کے سر ہین نیز و نیر دان
بے مکان ہین وہ کہ جنکو ہر زمان
تن پڑے ہین خاک و خون کے درمیان
سجدہ کرتے عرش اعلا کی مکین

ظالمون کے ہاتھ سے ہو بیوطن
دشت غربت مین پڑا وہ بےکفن
آن کر پیاسا موا کربل کے بن
مہد جنبان جسکے تھے روح الامین

فاطمہؑ کا وہ جو دم اور ہوش تھا
جسکے سر کا تکیہ اُن کا دوش تھا
اُٹھ پہر اور اُنکے ہم آغوش تھا
چاک چاک اُسکا ہے جسم نازنین

حیف ہے میرے اب ایسے جنبی پر
لوٹتا تھا جو نبی کے سینے پر
یون کمر باندھے فلک جب کینے پر
چھاتی پر اُسکے چڑھے شمر لعین

میرے دکھ کا وہ کوئی بوجھے گا درد
اُسپہ ہو معلوم میری آہ سرد
جسکے سر ایسی یتیمی کی ہو گرد
باپ کو یون جسکے مارین ظالمین

پانی سے سیراب ہو سب کائنات
تشنہ لا کر بر لب آب فرات
لیکے حیوان تا جمادات و نبات
سر جدا تن سے کرین اعدائے دین

دن تو اُس سر کو چلین نیزے پہ دھر
گرد اُسکے بادیہ سوین بیٹھکر
رات جب ہووے تو منزل مین اُتر
وہ لعین اُس سر پہ جو ہو وین لعین

اہل بیت اُسکے ہون اونٹون پر سوار　　ہاتھ لیکر وہ چلے اُن کی مہار
پا برہنہ طے کرے جو دشت خار　　ہر قدم بھرتا ہوا آہ حزین

اُس پہ ہو ہر ایک منزل یہ عذاب　　تک جو ٹھہرے تو کہین ہان چل شتاب
گر طلب کرتا ہو پینے کو وہ آب　　قطرہ بھر اُسکو نہ دیوین اہل کین

ہو گلے مین اُسکے طوق آہنی　　رُک کے دم پہونچے قریب جان کنی
دمبدم دکھلاوین برچھی کی انی　　راہ کے چلنے مین اُسکو مشرکین

جو کوئی اُس دھوپ مین پیادہ چلے　　میری سی زنجیر ہو اُسکے گلے
ساری منزل بیچ ذرہ دم نہ لے　　اس مصیبت کی ہو قدر اُسکے تئین

درد ہر مظلوم ہو سکتا ہے غور　　پر وہی سمجھے جو کچھ ہے مجھپہ جور
میری سی ہووے تعدی اُسپہ اور　　ہو وہ فرزند شفیع المذنبین

ہووے جسکا ساقی کوثر پدر　　تشنہ لب تن سے جدا ہو اُسکا سر
یاد کر اُسکے تئین اُس کا پسر　　رو سکے ہے میرے ہو کر ہمنشین

اب یتیمی اپنی کو کوئی جتاسے　　وہ یتیم آفاق مین مجھسا کہاسے
باپ میرا ایسا ہی جسکے سر سے جاے　　جسکا نانا ہووے ختم المرسلین

دعوی مجھ دکھ سے اسی ہمتائی کا　　تن ہو قیمہ جسکے باپ اور بھائی کا
اسطرح دانہ ہو جیسے رائی کا　　درد میرا مجھ سے گو ہووے یقین

دل سے میرے پوچھیے اصغر کا درد　　آب پیکان نے کیا ہی جسکو سرد
غم سے اکبر کے مرا چہرہ ہی زرد　　سر کہین نیزہ پہ جس کا دھڑ کہین

دو دن کیا کوفے مین دادا کو تلف　　کربلا مین دی الٹ بابا کی صف
سر کیا تیر سے پہ بھائی کا ہدف　　آفرین اس دین پہ صد آفرین

ہو غرض عابد نہایت بیقرار　　کہتے جاتے تھے یہ رو رو زار زار
سن سن اُنکو کانپتے تھے کوہسار　　اکثر آجاتی تھی لرزش مین زمین

سودا اب مرثیہ کو کر ختم یہین　　تاب سننے کی نہین رکھتا ہو کہین
لعن کر اُنپر ہمیشہ وہ جو ہین　　ظالمان اولین و آخرین